محاسن اسلام

محمد یوسف سلفی، گڈا، جھارکھنڈ

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات کا نام ہے۔ جس کی تعلیمات سراپا رشد وہدایت، مخزنِ علم وحکمت اور مبنی برصداقت وعدالت ہیں۔ اسلام سلامتی، امن وشانتی اور صلح وآشتی کا مجموعہ ہے۔ اسلام مکارم اخلاق، عدل وانصاف، عفت وصداقت حق گوئی بے باکی اور حسن سلوک کی تعلیم دیتا ہے۔ عدوان وطغیان، جور وظلم، بے حیائی وبدکرداری اور بداخلاقی وبداطوری سے سختی کے ساتھ روکتا اور منع کرتا ہے۔ یہ ایسی تعلیم دیتا ہے جو دین ودنیا کو سنوار دے، برائی سے بچائے، جہنم سے دور کرے اور رب کی رضا کا موجب ہو۔

اللہ تعالیٰ نے اپنا پسندیدہ دین صرف دین اسلام کو قرار دیا ہے۔

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا (المائدہ3)

آج میں نے تمہارے دین کو کو تمہارے لئے مکمل کردیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور تمہارے لئے اسلام کو دین کی حیثیت سے پسند فرمایا۔

نیز فرمان

ان الدین عنداللہ الاسلام (آل عمران19)

بے شک پسندیدہ دین اللہ کے نزدیک اسلام ہے۔

ارشاد الٰہی کے مطابق دین اسلام کے علاوہ سارے ادیان باطل ہیں اور جو لوگ دین اسلام کو چھوڑ کر دوسرے دین کے پیروکار ہیں وہ سراسر نقصان میں ہیں۔ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه وهو فی الآ خرة من الخاسرین (آل عمران85)

اور جو شخص اسلام کے علاوہ دوسرا دین اختیار کرے گا تو اس کا وہ دین ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ ناکام رہے گا۔

دنیا جانتی ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے قبل اس دھرتی کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ خدا فراموشی کا دور دورہ تھا۔ کہیں ایمانی روشنی نہ تھی۔ عجب اندھیرا تھا۔ دنیا ہلاکت وبربادی کے آخری موڑ پر کھڑی تھی۔

وکنتم علی شفا حفرة من النار فانقذکم منها

اور تم لوگ جہنم کے گڑھے کے کنارے پر تھے پس اس نے تم کو جہنم سے بچالایا۔ (آل عمران103)

یہ دین اسلام کی خوبی تھی کہ اس نے جاہلی معاشرے کو بدل ڈالا اور معاندین اسلام کی بھرپور رخنہ اندازی کے باوجود اطراف عالم میں پھیل گیا، اس نے امن وسکون، وفاداری وراستی، عدل وانصاف اور محاسن اخلاق کا ایسا فرحت بخش جام پلایا کہ شراب نوشی بتدریج بند ہوگئی۔ قتل وقتال رک گیا۔ ایک خدا کے سامنے جھکنے لگے۔ الفت ومحبت کی فضا ہموار ہوگئی۔ چوری و

رہزنی کی واردات بند ہوگئیں۔انقلاب عظیم پیدا ہوا۔اورلوگ آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔

فألف بين قلوبكم ، فاصبحتم بنعمته اخوانا (آل عمران103)

پس اس نے تمہارے دلوں کے اندر الفت ومحبت ڈال دی لہذا تم اس کی نعمت سے بھائی بھائی بن گئے۔

بلاشبہ اسلام بیشمار خوبیون کا مجموعہ ہے۔اس کی ساری تعلیمات مبنی برعدل اور عین فطرت کے مطابق ہیں نمونہ کے طور پر چند محاسن ملاحظہ فرمائیے۔

اسلام نے عقیدہ توحید کو پیش کیا جو صرف ایک اللہ کی الوہیت وربوبیت کا درس دیتا ہے ان کے اسماء وصفات پر ایمان لانا ضروری قرار دیتا ہے اور تمام معبودان باطلہ سے الگ تھلگ رہنے میں کامیابی کی ضمانت دیتا ہے۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ اسلام کی سب سے بڑی نعمت اور سب سے بڑی خوبی یہ ہے۔کہ اس نے توحید کے عقائد صالحہ کو پیش کیا۔صرف ایک اللہ کے سامنے جبین نیاز کو خم کرنے کی تعلیم دی اور اس طرح عابد و معبود کے رشتے کو مستحکم کیا۔ورنہ نامعلوم یہ پیشانیاں کتنے باطل معبود حقیقی کے آگے سجدہ ریز ہوا کرتی تھیں حالانکہ یہ پیشانیاں ایک معبود حقیقی کے آگے سجدہ ریز ہونے کے لئے بنائی گئی تھیں۔

أمران لا تعبدوا الا ایاہ ذلک الدين القيم

اس نے یہ حکم دیا کہ بجز اس کے اور کسی کی عبادت مت کرو یہی مضبوط دین ہے

اور فرمایا

وما خلقت الجن والانس الاليعبدون

میں نے جن اور انسان کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا۔ (الذاریات56)

انسان جب سجدہ ریز ہوتا ہے رب کی کبریائی کا گن گاتا ہے اور ان کی ہیبت وجلال سے لرزاں وترساں ہوتا ہے تو اپنے رب سے قریب ہوجاتا ہے۔رب کی رضا حاصل ہوتی ہے اور انعام واکرام کا مستحق قرار پاتا ہے لیکن ان کا سر جب غیر اللہ کے سامنے جھکتا ہے تو وہ غضب الٰہی کا مستحق بن جاتا ہے۔کیونکہ یہ کھلم کھلا شرک ہے جو رب کو سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہے۔

ان الله لا يغفر أن يشرک به ويغفر مادون ذلک لمن يشاء ومن يشرک بالله فقد ضل ضلالا بعيدا

بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو نہ بخشے گا کہ ان کے ساتھ کسی کو شریک قرار دیا جائے اور اس کے سوا اور جتنے گناہ ہیں جس کے لئے چاہے گا وہ گناہ بخش دے گا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے وہ بڑی دور کی گمراہی میں جا پڑا۔(النساء116)

جب لا الہ الا اللہ کی پرکیف آواز کفار ومشرکین کے کانوں سے ٹکرائی تو پکار اٹھے

اجعل الآلهة الهاواحدا ان هذا الشئی عجاب (الانبیاء22)

کیا اس نے اتنے سارے معبودوں کو ایک ہی معبود کردیا یہ بہت ہی عجیب بات ہے اللہ تعالیٰ نے ان کی حیرانی اور تلملاہٹ کو دیکھا اور کہا

لوكان فيهما الهة الاالله لفسدتا (الانبیاء22)

اگر آسمان وزمین میں سوائے اللہ کے اور بھی معبود ہوتے تو یہ دونوں درہم برہم ہوجاتے۔

یہ زمین وآسمان، چاند وسورج، دریا و پہاڑ، درخت اور پتھر اور کائنات کا سارا نظام محض عقیدہ توحید کی بدولت قائم ودائم ہیں۔ورنہ آسمان پھٹ جاتا، زمین شق ہوجاتی اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتے۔

وقالو اتخذالرحمن ولدا لقد جئتم شيئا ادا، تكاد السموات يتفطرن منه وتنشق الارض

وتسخر الجبال هدا ان دعوا للرحمن ولدا (مریم 88تا 91)

ان کا قول تو یہ ہے کہ اللہ رحمٰن نے بھی اولاد اختیار کی ہے یقیناً تم بہت بری اور بھاری چیز لائے ہو۔قریب ہے کہ اس قول کی وجہ سے آسمان پھٹ جائیں اور زمین شق ہوجائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہوجائیں کہ وہ رحمٰن کی اولاد ثابت کرنے بیٹھیں۔

عقیدہ توحید کے بعد اسلام کی خوبی یہ ہے کہ اس نے نماز کے قیام کا حکم دیا۔

وأقيموا الصلوة واتوا لزكوة واركعوا مع الراكعين (بقرہ43)

اور نمازوں کو قائم کرو اور زکوۃ دو اور رکوع کرنیوالوں کے ساتھ رکوع کرو۔

نماز ہر قسم کی برائی اور بے حیائی سے روکتی اور باز رکھتی ہے۔

ان الصلوة تنهى عن الفحشاء والمنكر ولذكر الله اكبر والله يعلم ماتصنعون (العنکبوت45)

یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے بیشک اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے تم جو کچھ کررہے ہو اس سے اللہ خبردار ہے۔

بلاشبہ نماز کے ذریعہ انسان کا خصوصی تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ قائم ہوجاتا ہے۔جس سے انسان کو اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہوتی ہے اور زندگی کے تمام شعبوں میں ان کے عزم وثبات کا باعث اور رشد وہدایت کا موجب بنتی ہے اور ارشاد بارنی ہے۔

استعينوا بالصبر و الصلوة "صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو۔" (البقرہ153)

نماز دینی اور دنیاوی دونوں امور میں معین ومددگار ہے۔آدمی جب نماز کا پابند ہوجاتا ہے تو نیکیوں کے حصول میں رغبت بڑھ جاتی ہے عجب کیف وسرور محسوس کرتا ہے۔مشقت آسان ہوجاتی ہے اور دردو کرب میں تسلی کا ذریعہ بن جاتی ہے۔

نماز بغیر وضو کے مقبول نہیں،ارشاد باری تعالیٰ ہے

لاتقبل صلوة بغير طهور "کوئی نماز بغیر پاکیزگی کے مقبول نہیں ہوتی ہے۔" (مشکوۃ ج1 ص40)

اور ایک دوسری روایت میں ہے۔

لاتقبل صلوة من احدث حتى يتوضا "محدث کی کوئی نماز مقبول نہیں یہاں تک کہ وضو کرلے۔" (مشکوۃ ج1 ص40)

معلوم ہوا کہ نماز کے لئے وضو کرنا ضروری ہے اور وضو کی خوبی یہ ہے کہ:

من توضأ فأحسن الوضوء، خرجت خطاياه من جسده حتى تخرج من تحت أظفاره (مشکوہ ج1 ص38)

جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے تو ان کے گناہ ان کے بدن سے یہاں تک کہ ان کے ناخنوں کے کنارے سے نکل جاتے ہیں۔

پھر بندہ جب اللہ کی کبریائی کا اظہار کرتا ہوا تمام دنیاوی امور سے کٹ کر ادائیگی نماز کے لئے کھڑا ہوجاتا ہے تو رب کے ساتھ ان کا ایک خصوصی تعلق پیدا ہوجاتا ہے مقدس قرآن کی آیتوں کو پڑھتا ہے اور اس طرح رب سے ہم کلامی کا شرف حاصل کرتا ہے کبھی جھکتا ہے اور کبھی تذلل وخاکساری کے ساتھ زمین پر اپنی پیشانی رکھ دیتا ہے گویا اپنی حرکات وسکنات سے یہ ثبوت پیش کرتا ہے کہ ہم تیرے ہر اشارے پر ہمہ وقت مرمٹنے کے لئے تیار ہیں۔

باجماعت نماز ادا کرنے کی بڑی تاکید ہے اور ان کی خوبی یہ ہے کہ شب وروز میں پانچ بار باہم ملاقات ہوتی ہے تعارف ہوتا ہے،محبت پیدا ہوتی ہے،رحمدلی کا جذبہ ابھرتا ہے اور مساوات کا انوکھا سبق ملتا ہے علامہ اقبال کی زبان میں:

آگیا عین لڑائی میں اگر وقت نماز
قبلہ رو ہو کے زمیں بوس ہوئی قوم حجاز
ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود و ایاز

نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز
بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے
تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

اسلام نے زکوۃ ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔

واتوالزکاۃ اورزکوۃ دو (البقرہ43)

ارشاد نبوی ہے:

من اتاہ اللہ مالا فلم یؤدزکوتہ مثل لہ مالہ یوم القیامۃ شجاعاافرع لہ زبیبتان یطوقہ یوم القیمۃ ثم یأخذبلھزمتیہ یعنی شدقیہ ثم یقول أنامالک اناکنزک (مشکوۃ ج1ص100)

جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اسکی زکوۃ ادا نہ کی تو اس کا وہ مال قیامت کے دن گنجا سانپ بن جائے گا جس کی دو کالی دھاریں ہونگی قیامت کے دن وہ ان کے گلے کا ہار بن جائے گا پھر ان کے دونوں جبڑوں کو پکڑے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔

زکوۃ کے محاسن میں سے یہ ہے کہ زکوۃ سے غریبوں اور مسکینوں کی حاجت روائی کی جاتی ہے۔ ناداروں اور محتاجوں کو تعاون دیا جاتا ہے، یتیموں اور بیواؤں کی کفالت ہوتی ہے۔ قرض داروں کا قرض ادا کیا جاتا اور جہاد فی سبیل اللہ کے لئے مدد ملتی ہے زکوۃ کی ادائیگی سے آدمی بخالت کی خساست سے دور ہو جاتا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

ومن یوق شح نفسہ فاولئک ھم المفلحون

جو بھی اپنے نفس کی حرص سے بچیں وہی کامیاب اور بامراد ہیں۔ (الحشر9)

زکوۃ کی ادائیگی سے مال بالکلیہ پاک ہو جاتا ہے اور دنیا کی محبت ماند پڑ جاتی ہے۔ زکوۃ سے مواساۃ یعنی غمخواری کا سبق ملتا ہے اخوت و بھائی چارگی کا جذبہ ابھرتا ہے۔ اور اخلاقی دناءت سے دوری نصیب ہوتی ہے۔ ارشاد نبوی:

أول صلاح ھذہ الأمۃ الیقین والزھدأول فسادھا البخل والأمل (مشکوۃ ج2ص450)

اس امت کی سب سے پہلی خوبی زہد و یقین ہے اور سب سے پہلا فساد بخل و امید ہے۔

اسلام کا ایک مہتم بالشان رکن روزہ ہے۔ روزہ کی خوبیوں میں سے یہ ہے کہ روزہ صبر اور ضبط نفس کا سبق دیتا ہے۔ بھوک پیاس برداشت کرنے کی عادت ڈالتا ہے اور جب روزہ دار کو بھوک و پیاس کی شدت ستاتی ہے تو غریبوں کی زندگی کو یاد کر کے خدا کا شکر کرنے لگتا ہے۔ روزہ جسم کو فاسد مادوں سے صاف کرتا ہے کیونکہ روزہ جسم کی زکوۃ ہے روزہ کی علت غائی "لعلکم تتقون" کی روشنی میں تقویٰ کا حصول ہے اور حقیقت یہ ہے کہ جس کی زندگی میں تقویٰ کی چھاپ پیدا ہوگئی وہ فائز المرام ہوگا۔

اسلام کا ایک رکن حج ہے ان کی خوبیوں میں سے یہ ہے کہ حج سال بھر میں ایک مرتبہ دنیا بھر کے مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر دیتا ہے، ایک لباس، ایک پوشاک، ایک نیت، اور ایک آواز لبیک کے ساتھ جب حجاج کرام کا یہ جمگھٹا میدان محشر کا ادنی نمونہ پیش کرتا ہے، حج زیب و زینت ترک کرنے کا درس دیتا ہے۔ مشقتیں برداشت کرنے کا عادی بناتا ہے اور آفاق عالم میں بسنے والے مسلمانون کے احوال و کوائف سے آگاہی کا موقع فراہم کرتا ہے یہاں نہ کوئی بادشاہ ہے نہ غلام نہ کوئی امیر ہے نہ فقیر بلکہ حج میں سب برابر ہیں۔

اسلام کے محاسن میں سے یہ بھی ہے کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کرے۔ فرمان الٰہی ہے:

وقضی ربک الا تعبدو ا الا ایاہ وبالو الدین احسانا اما یبلغن عندک الکبر احدھما أو کلا ھما فلا

فقل لهما اف ولا تنهر هما وقل لهما قولا كريما واخفض لهما جناح الذل من الرحمة وقل رب ارحمهما كما ربياني صغيرا (بنی اسرائیل 23تا43)

اور تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا اگر تیری موجودگی میں ان میں سے ایک یا یہ دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اف تک نہ کہنا نہ انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا بلکہ ان کے ساتھ ادب واحترام سے بات چیت کرنا اور عاجزی اور محبت کے ساتھ ان کے سامنے تواضع کا بازو پست رکھنا اور دعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار ان پر ویسا ہی رحم کر جیسا کہ انہوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی ہے۔

ارشاد نبوی ہے:

رغم انفه رغم انفه رغم انفه قيل من يارسول الله قال من ادرك والديه عند الكبر احدهما أو كلا هما ثم لم يدخل الجنه (رواه مسلم بحواله مشكوة ج2 ص418)

اس کی ناک خاک آلود ہو، اس کی ناک خاک آلود ہو، اس کی ناک خاک آلود ہو، کہا گیا کن کی اے اللہ کے رسول! فرمایا: جس نے اپنے والدین کو یا ان دونوں میں سے کسی ایک کو پایا پھر (ان کی خدمت کر کے) وہ جنت میں داخل نہ ہوا۔

اسلام کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ وہ پڑوسی کیساتھ اچھا برتاؤ کرے اور تمام رشتے داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنے کا حکم دیتا ہے فرمان نبوی ہے۔

لايدخل الجنه من لا يأمن جاره بوائقه (رواه مسلم بحواله مشكوة ج2ص422)

جنت میں وہ شخص داخل نہ ہوگا جن کے شر سے ان کے پڑوسی محفوظ نہ ہوں

اور فرمایا: مازال جبريل يوصيني بالجار حتى ظننت أنه سيورثه (متفق علیہ حوالہ سابق)۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام پڑوسی کے بارے میں مجھے برابر وصیت کرتے رہے حتی کہ میں نے گمان کرلیا کہ وہ ان کو نسبی وارث قرار دیں گے۔

اور فرمایا: لايدخل الجنة قاطع (متفق علیہ مشکوۃ ج2 ص419)

صلہ رحمی نہ کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا

اور فرمایا: خير الجيران عندالله خيرهم لجاره (رواه الترمذي والدارمي، بحوله مشكوة ج 2 ص434)

اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے لئے بہتر ہے۔

اسلام کے محاسن میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے سلام کا فطری اور روحانی طریقہ انوکھے لفظوں کیساتھ بتایا اور کہا کہ:

يسلم الصغير على الكبير والمار على القاعد والقليل على الكثير وفي رواية : يسلم الراكب على الماشي (مشکوۃ ج2 ص398)

چھوٹا بڑے کو، گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑی جماعت بڑی جماعت والے کو اور سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے۔

اور فرمایا: تقرى السلام على من عرفت و من لم تعرف "جانے اور انجانے ہر ایک کو سلام کرو" (مشکوۃ ج2 ص398)

السلام وعلیکم درحقیقت رب کا سکھایا ہوا وہ پاکیزہ جملہ ہے جو سب سے پہلے حضرت آدم کی زبان سے ادا ہوا یہ دعا بھی ہے اور سلامتی کے ساتھ زندگی گذارنے کا وعدہ بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو حکم دیا کہ جاؤ فرشتوں کی ان بیٹھی ہوئی جماعت کو سلام کرو اور غور سے سنو کہ وہ تمہارے سلام کا کیا جواب دیتے ہیں جو وہ جواب دیں گے وہی تیرا اور تیری اولاد کا سلام

ہوگا آدم گئے اور السلام وعلیکم کہا جواباً فرشتوں نے السلام علیک ورحمۃ اللہ کہا (مشکوۃ ج2ص397)

اسلام کے علاوہ دنیا کے کسی بھی مذہب وملت میں سلام کرنے کا اتنا جامع لفظ اور اتنا انوکھا طریقہ سلام نہیں ہے خود قرآن کریم کی تعلیم ہے۔

اذا حییتم بتحیة فحیوا باحسن منها أوردوها (النساء86)

اور جب تمہیں سلام کیا جائے تو تم اس سے اچھا جواب دو یا انہیں الفاظ کو لوٹادو۔

اسلام تعلیم دیتا ہے کہ

لایرحم اللہ من لایرحم الناس ''جولوگوں پر رحم نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں کرتا ہے۔'' (مشکوۃ ج2ص421)

اورفرمایا: ارحمو امن فی الارض یرحمکم من فی السماء (مشکوۃ ج2ص423)

زمین والوں پر رحم کرو تو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

اورفرمایا: لیس منا من لم یرحم صغیرنا ولم یؤقر کبیرنا (مشکوۃ ج2ص423)

وہ ہم میں سے نہیں جس نے ہمارے چھوٹے پر رحم نہیں کیا اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کی

اورفرمایا: والذی نفسی بیدہ لایؤمن عبدحتی یحب لأخیه مایحب لنفسه (متفق علیہ بحوالہ مشکوۃ ج2ص422)

قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کوئی بندہ اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوسکتا ہے جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہی چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

اسلام کی خوبیوں میں یہ بھی ہے کہ اس نے جانوروں کے ساتھ بھی اچھا برتاؤ کرنے کا حکم دیا ہے روایت ہے کہ ایک عورت جہنم میں محض اس لئے ڈال دی گئی کہ اس نے ایک بلی کو باندھ رکھا تھا نہ اس کو کھانا دیتی تھی نہ پانی پلاتی تھی اور نہ چھوڑتی تھی کہ وہ خود زمین سے اپنی خوراک حاصل کر کے کھاسکے۔ اور فرمایا کہ ایک شخص نے پیاس کی شدت مرتا ہوا کتا دیکھا اس کو اس پر رحم آیا اپنا موزا اتارا اور اس کو پانی میں ڈبویا پھر کتے کے منہ میں نچوڑ دیا، اس کے اس عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ خوش ہوا اور اس کو جنت میں داخل کردیا۔

اور مسلم شریف کی ایک روایت ہے کہ آپ نے چہرہ میں آگ سے داغا ہوا ایک گدھا دیکھا تو فرمایا داغنے والے پر اللہ لعنت فرمائے۔

اسلام بدگمانی، حسد، بغض وعناد اور غیبت وچغل خوری سے روکتا ہے۔

ایاکم والحسد فان الحسد یاکل الحسنات کماتاکل النار الحطب (مشکوۃ ج2ص428)

تم حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو ایسا ہی کھا جاتا ہے جیسا کہ آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے

اورفرمایا:

ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث ولا تحسسوا ولا تجسسوا ولا تنا جشوا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا ولا تدابروا وکونوا عباداللہ اخوانا وفی روایة ولا تنافسوا (متفق علیه بحواله مشکوة ج 2 ص468)

بدگمانی سے بچو، بدگمانی سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے اور چوری چھپے خبر معلوم کرنے کی کوشش نہ کرو اور جاسوسی نہ کرو اور بھاؤ پر بھاؤ نہ بڑھاؤ اور حسد نہ کرو اور بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے کے پیچھے نہ پڑو۔ اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ

اورفرمایا: لایدخل الجنة قتات (مشکوۃ ج2ص411)

جنت میں کوئی چغل خور داخل نہ ہوگا۔

اسلام کی ایک خوبی یہ بھی ہے وہ بھلائی کا حکم دیتا ہے اور برائی سے روکتا ہے

وأمر بالمعروف وانه عن المنکر واصبر علی ما اصابک (لقمان17)

بھلائی کا حکم کرو اور برائی کو روکو اور آنے والی مصیبت پر صبر کرو۔

اور نبی نے ارشاد فرمایا:

من رای منکم منکرا فلیغیره بیده فان لم یستطع فبلسانه فان لم یستطع فبقلبه وذالک أضعف الایمان (مشکوۃ ج2 ص436)

تم میں سے جو شخص کسی برائی کو دیکھے تو چاہیے کہ اس کو اپنے ہاتھ سے بدل دے اگر طاقت نہ ہو تو اپنی زبان سے روکے اور اگر طاقت نہ ہو تو اپنے دل سے برا جانے اور یہ کمزور ترین ایمان ہے۔

دعوت الی اللہ کے فرائض کو انجام دینے والوں کی تعریف کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ومن أحسن قولا ممن دعا الیٰ اللہ وعمل صالحا وقال اننی من المسلمین (حم السجدہ33)

اور اس سے زیادہ اچھی بات والا کون ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک کام کرے اور کہے کہ میں یقیناً مسلمانوں میں سے ہوں۔

اسلام کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ وہ ظلم سے روکتا ہے اور ظالم کو دردناک عذاب کی دھمکی دیتا ہے فرمان نبوی ہے:

ان اللہ یملی الظالم حتی اذا اخذہ لم یفلته (متفق علیه بحواله مشکوۃ ج 2 ص434)

بیشک اللہ تعالیٰ ظالم (مزید ظلم کے لیے) ڈھیل دیتا ہے حتیٰ کہ جب اس کو پکڑتا ہے تو چھوڑتا نہیں ہے۔

اور فرمایا:

المسلم اخو المسلم لایظلمه ولا یسلمه ومن کان فی حاجة أخیه کان اللہ فی حاجته (مشکوۃ ج2 ص422)

ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، اس پر وہ ظلم نہیں کرتا ہے اور اس کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا ہے اور جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں لگا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی ضرورت کو پوری کر دیتا ہے۔

اسلام کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ وہ حلال کمائی کی ترغیب دیتا ہے اور حرام کمائی سے روکتا ہے، ارشاد نبوی ہے:

طلب کسب الحلال فریضة بعد الفریضة "فرائض کی ادائیگی کے بعد حلال کمائی کی تلاش و جستجو فرض ہے۔" (رواہ البیہقی بحوالہ مشکوۃ ج ص242)

اور فرمایا: لایدخل الجنة جسد غذی بالحرام

حرام مال سے پرورش پایا ہوا جسم جنت میں داخل نہ ہوگا۔

اسلام کے محاسن میں سے یہ بھی ہے کہ وہ وفاداری کا حکم دیتا ہے اور بیوفائی سے روکتا ہے، فرمان الٰہی ہے۔

وأوفو بالعهد ان العهد کان مسئولا "اور عہد کی پابندی کرو بیشک عہد کے بارے میں تم سے باز پرس ہوگی۔" (بنی اسرائیل 38)

اور اللہ کے نبی نے ارشاد فرمایا کہ منافق کی ایک پہچان یہ بھی ہے کہ جب وہ وعدہ کرتا ہے تو بیوفائی کرتا ہے لیکن مومن کی شان یہ ہے کہ جب وہ وعدہ کرتا ہے تو وعدہ پورا کرتا ہے۔ اسلام کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ وہ لین دین کے معاملات میں نرمی برتنے کا حکم دیتا ہے اور حقوق کی ادائیگی میں یہ ہے کہ جب وہ وعدہ کرتا ہے تو وعدہ پورا کرتا ہے۔

اسلام کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ وہ لین دین کے معاملات میں نرمی برتنے کا حکم دیتا ہے اور حقوق کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنے سے روکتا ہے۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من انظر معسرا أووضع عنه انجاه من كرب يوم القيمة (رواہ مسلم(مشکوۃ ج1 ص 251)
جو کسی تنگ دست کو مہلت دیگا یا اس کو معاف کر دیگا تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن کی بے چینی سے نجات دے گا

اور فرمایا: مطل الغنی ظلم "مالدار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔"(مشکوۃ ج1 ص 251)

اور ارشاد ربانی ہے۔

كان ذوعسرة فنظرة الى ميسرة "اور اگر کوئی تنگی والا ہو تو اسے آسانی تک مہلت دینی چاہیے۔" (البقرہ 280)

اسلام کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ وہ ربا یعنی سود کو حرام اور خرید و فروخت کو حلال قرار دیتا ہے۔ ارشاد الٰہی ہے:

احل الله البيع وحرم الربوا "اللہ تعالیٰ نے خرید و فروخت کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا ہے"(البقرہ 285)

اور فرمایا: يمحق الله الربوا ويربى الصدقات اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔ (البقرہ 286)

یہ سود کی معنوی اور روحانی مضرتوں کو اور صدقات کی برکتوں کو اجاگر کرتی ہے آدمی بظاہر سود میں اضافہ دیکھتا ہے اور اس کو بڑھوتری نظر آتی ہے مگر انجام و مال کے اعتبار سے سودی رقم ہلاکت و بربادی اور خسران وطغیان کا باعث ہے، دور حاضر میں بڑے بڑے ماہرین اقتصادیات بھی اس کے معترف ہیں اور ارشاد نبوی ہے:

کہ سود کھانے والا، کھلانے والا، لکھنے والا اور گواہی دینے والا ملعون ہے۔(مشکوۃ ج1 ص 244)

اسلام کی خوبیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے رشوت کو حرام قرار دیا ہے۔

لعن رسول الله ﷺ الراشي والمرتشي

رسول اللہ ﷺ نے رشوت لینے والے اور رشوت دینے والے پر لعنت فرمائی ہے۔(مشکوۃ ج1 ص 326)

اسلام کی خوبیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے شراب اور متعلقات شراب کو حرام قرار دیا ہے۔ ہے ارشاد الٰہی ہے:

انما الخمرو والميسر والا نصاب والا زلام رجس من عمل الشيطان فاجتنبو ہ (المائدہ)

بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور بت وغیرہ اور قرعہ کے تیر یہ سب گندی باتیں ہیں، شیطانی کام ہیں ان سے الگ رہو،

اور ارشاد نبوی ہے۔

لايدخل الجنة عاق والقمار ولا منان ولا مدمن خمر (مشکوۃ ج2 ص 318)

ماں باپ کا نافرمان، جواء باز، احسان جتانے والا اور شراب کا رسیا جنت میں داخل نہ ہوگا۔

اسلام کے محاسن میں سے یہ بھی ہے کہ وہ سچی بات کہنے کا حکم دیتا ہے۔ جھوٹی بات، جھوٹی گواہی اور جھوٹی قسم سے سختی کیساتھ روکتا اور منع کرتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔:

يايها الذين آمنوا اتقوالله وقولو اقولا سديدا

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سیدھی سیدھی سچی باتیں کیا کرو۔ (الاحزاب 70)

نبی نے ارشاد فرمایا:

من اقتطع حق امرء مسلم بيمينه فقد أوجبالله له النار وحرم عليه الجنة فقال له رجل وان كان شيئا يسيرا يارسول الله! قال: وان كان قضيبا من أراك . (مشکوۃ ج2 ص 327)

جس نے کسی مسلمان کا حق اپنی جھوٹی قسم سے ہڑپ کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے جہنم کو واجب کر دیا اور اس پر جنت حرام کر دی،

آپ سے کسی نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول! اگر وہ معمولی چیز ہو، آپ نے فرمایا: اگر چہ وہ پیلو کی ایک شاخ ہی کیوں نہ ہو۔

اور فرمایا کہ

''تین قسم کے لوگوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ کلام کرے گا۔ نہ ان کو رحمت کی نظر سے دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا بلکہ ان کے لئے عذاب الیم ہوگا۔ ان میں سے ایک

المنفق سلعته بالحلف الكاذب (مشکوہ ج1ص243)

یعنی جو اپنے سامان کو جھوٹی قسم کھا کر بیچتا ہے

اور فرمایا:

ان من اكبر الكبائر الشرك بالله وعقوق الوالدين واليمين الغموس (رواہ الترمذی، بحوالہ مشکوۃ ج2 ص338)

بیشک کبیرہ گناہوں میں سے اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی قسم کھانا ہے۔

اسلام کی خوبیوں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ زنا اور متعلقات زنا کو حرام قرار دیتا ہے، ارشاد ربانی ہے:

لا تقربوا الزنى انه كان فاحشة وساء سبيلا

زنا کے قریب ہی نہ جانا کیونکہ وہ بڑی بے حیائی اور بہت ہی بری راہ ہے۔ (بنی اسرائیل32)

اسلام میں زنا چونکہ بڑا جرم ہے، اتنا بڑا کہ کوئی شادی شدہ مرد یا عورت اس کا ارتکاب کر لے تو اسے اسلامی معاشرے میں زندہ رہنے ہی کا حق نہیں، پھر اسے تلوار کے ایک وار سے مار دینا ہی کافی نہیں ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ پتھر مار مار کر اس کی زندگی کا خاتمہ کیا جائے تا کہ وہ معاشرے میں نشان عبرت بن جائے، اس لئے یہاں فرمایا کہ زنا کے قریب مت جاؤ یعنی اس کے دواعی اور اسباب سے بھی بچ رہو۔ مثلاً غیر محرم عورتوں کو دیکھنا، ان سے اختلاط اور کلام کی راہیں پیدا کرنا، اسی طرح عورتوں کا بے پردہ اور بن سنور کر گھر سے باہر نکلنا وغیرہ۔ ان تمام امور سے اجتناب واحتراز ضروری ہے تا کہ اسے بے حیائی سے بچایا جا سکے۔ (تفسیر احسن البیان)

زنا سے نسل بگڑتی ہے، بے حیائی کا مظاہرہ ہوتا ہے، اور معاشرہ جہنم کدہ بن جاتا ہے۔ اس لئے اسلام زنا سے روکتا ہے اور ان کی قباحت وخساست کو بیان کرتا ہے۔

اسلام کی خوبیوں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ چوری اور رہزنی سے روکتا ہے۔، ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

والسارق والسارقة فاقطعوا أيديهما جزاء بما كسبا نكالا من الله (المائدہ38)

اور چور مرد اور چور عورت کے ہاتھوں کو کاٹ دو یہ بدلہ ہے ان کے کرتوت کا، سزا ہے اللہ کی طرف سے۔

ظاہر بات ہے کہ جب چوروں کے ہاتھ کاٹے جائیں گے تو دوسروں کو عبرت ہوگی اور پھر کوئی چوری کرنے کی جرات نہ کرے گا، مال کی حفاظت ہوگی اور لوگ بے خوف اور مطمئن ہو کر زندگی بسر کریں گے۔

اسلام کی خوبیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے عورتوں کیساتھ حسنِ معاشرت کا حکم دیا۔

وعاشروهن بالمعروف (النساء19)

اور عورتوں کیساتھ اچھے طریقے سے بود و باش رکھو۔

اور نکاح چونکہ ایک فطری ضرورت ہے اس لئے فرمایا:

فانكحوا ما طاب لكم من النساء مثنى وثلاث ورباع فان خفتم ألا تعدلوا فواحدة (النساء3)

پس عورتوں میں سے جو بھی تمہیں اچھی لگیں تم ان سے نکاح کرلو دو دو تین تین چار چار سے لیکن اگر تمہیں برابر نہ کرنے کا خوف ہو تو ایک ہی کافی ہے۔

نکاح سے شرمگاہ کی حفاظت ہوتی ہے۔ بے حیائی اور زنا کاری سے مرد و زن محفوظ رہتے ہیں۔ امت محمدیہ کا اضافہ ہوتا ہے، خانگی ضرورتوں کی تکمیل ہوتی ہے۔ مرد جب دن بھر کام کرنے کے بعد شام کے وقت تھکا ماندہ گھر واپس آتا ہے تو بیوی سے سکون قلب پاتا ہے۔ اولاد کی اچھی نگہداشت ہوتی ہے اور صالح معاشرہ کا قیام ہوتا ہے۔

اسلام کے محاسن میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے مردوں کیساتھ عورتوں کا بھی حق متعین کیا ہے اور قتل اولاد کبیر گناہ قرار دیا ہے ارشاد ربانی ہے۔

للرجال نصيب مماترك الوالدان والأ قربون وللنساء نصيب مما ترك الوالدان والأ قربون مماقل منه أو كثر نصيبا مفروضا (النساء 7)

ماں باپ اور خویش واقارب کے ترکہ میں سے مردوں کا حصہ بھی ہے اور عورتوں کا بھی، خواہ مال کم ہو یا زیادہ حصہ مقرر کیا ہوا ہے۔

اسلام سے قبل یہ ظلم بھی روا رکھا جاتا کہ عورتوں کو وراثت سے حصہ نہیں دیا جاتا تھا۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو بھی وراثت سے حصہ دینے کا حکم دیا ہے۔ اور معاشرہ میں عورتوں کے درجے کو اونچا کیا ورنہ وہ جانوروں سے بھی بدتر سمجھی جاتی تھیں اور معاشرہ میں ان کا کوئی وزن نہ تھا، بلکہ لڑکیوں کو پیدا ہوتے ہی زندہ درگو کر دیا جاتا تھا قرآن کہتا ہے۔

واذالموء دة سئلت بأى ذنب قتلت

اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے سوال کیا جائے گا کہ کس گناہ کی وجہ سے وہ قتل کی گئی۔ ان آیتوں میں قاتل کی سرزنش بلیغ انداز مین کی گئی ہے۔ (التکویر 8-9)

اور فرمایا:

فاقتلو المشركين حيث وجد تموهم وخذوهم واحصرو هم واقعدو الهم كل مرصد فان تابو وأقاموا الصلوة واتوالزكاة فخلو سبيلهم (التوبہ 5)

مشرکین کو جہاں پاؤ قتل کرو انہیں گرفتار کرو، ان کا محاصرہ کرلو اور ان کی تاک میں ہر گھاٹی میں جا بیٹھو یہاں اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز کے پابند ہو جائیں اور زکوۃ ادا کرنے لگیں تو تم ان کی راہیں چھوڑ دو۔

معلوم ہوا کہ توبہ اقامۃ صلوۃ اور ایتاء زکوۃ سے جہاد کا مقصد پورا ہو جاتا ہے۔ اور پھر قتل کی اجازت نہیں ہے۔

آگے فرمایا:

وان احد من المشركين استجارك فأجره حتى يسمع كلام الله ثم ابلغه مامنه ذلك بأنهم قوم لايعلمون

اگر مشرکوں میں سے کوئی تجھ سے پناہ طلب کرتے تو اسے پناہ دیدے یہاں تک کہ وہ کلام اللہ سن لے پھر اسے جائے امن تک پہنچادے۔ یہ اس لئے کہ یہ لوگ بے علم ہیں۔ (التوبہ 6)

اس آیت کریمہ میں حربی کافروں کے بارے میں ایک رخصت ہے۔ بلیغ انداز میں کلام اللہ سننے کا موقع فراہم کرنا ہے۔ اور رواداری کا سبق ہے۔

اور فرمایا ہے:

وقاتلو هم حتى لاتكون فتنة ويكون الدين كله لله (الانفال 39)

اورتم ان سے اس حد تک لڑو کہ ان میں فساد عقیدہ نہ رہے اور دین اللہ ہی کا ہو جائے۔

یہ آیت کریمہ اس باب میں واضح ہے کہ جہاد کا مقصد شرک کا خاتمہ اور اعلائے کلمۃ اللہ ہے کسی کو قتل کرنا اور کوئی دنیاوی منفعت حاصل کرنا ہرگز جہاد کا مقصد نہیں ہے۔ اسلام تو قتل و غارت گری کا شدید مخالف ہے۔

اسلام کی خوبیوں میں سے ایک اہم خوبی یہ بھی ہے کہ اس نے حصول علم کا حکم دیا ہے:

اقرأباسم ربک الذی خلق (العلق 1)

اپنے رب کا نام لیکر پڑھ جس نے پیدا کیا

اور ارشاد نبوی ہے۔

طلب العلم فریضة علی کل مسلم (مشکوۃ ج1 ص381)

علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

علم سے خدا کی معرفت حاصل ہوتی ہے، عبادت میں لطف آتا ہے۔ حلال و حرام میں تمیز ہوتی ہے اور عقل سلیم کا حصول ہوتا ہے، اسلام دینی اور دنیاوی دونوں قسم کے علوم کو حاصل کرنے کی اجازت دیتا ہے، اسلام طبی اور سائنسی علوم کے حصول کا بھی مخالف نہیں ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ طبی اور سائنسی علوم نے اسلام علوم کی کوکھ سے جنم لیا ہے، پیدائش یہاں ہوئی اور پرورش غیروں نے کی، قرآن کریم کی بہت سی آیتوں میں جابجا کائنات عالم پر غور وفکر کرنے کی دعوت دی گئی ہے اور سائنسی علوم کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، فرمان الٰہی:

وکأین من آیة فی السموات والأرض یمرون علیها وهم عنها معرضون (یوسف105)

آسمانوں اور زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں جن سے یہ منہ موڑے گزر جاتے ہیں۔

اور فرمایا:

اللہ الذی رفع السموات بغیر عمد ترونها ثم استوی علی العرش وسخر الشمس والقمر کل یجری لا جل مسمی یدبر الا مر یفصل الآیات لعلکم بلقاء ربکم توقنون، وهو الذی مد الأرض وجعل فیها رواسی وانهارا، ومن کل الثمرات جعل فیها زوجین اثنین یغشی اللیل النهار ان فی ذلک لآیات لقوم یتفکرون وفی الأرض قطع متجورات و جنت من اعناب وزرع ونخیل صنوان وغیر صنوان یسقی بماء واحد ونفضل بعضها علی بعض فی الأکل ان فی ذلک لآیات لقوم یعقلون (الرعد4)

اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بلند کر رکھا ہے کہ تم اسے دیکھ رہے ہو پھر وہ عرش پر قرار پکڑے ہوئے ہے، اسی نے سورج اور چاند کو ماتحتی میں لگا رکھا ہے ہر ایک میعاد معین پر گشت لگا رہا ہے وہی کام کی تدبیر کرتا ہے وہ اپنی نشانات کھول کھول کر بیان کر رہا ہے کہ تم اپنے رب کی ملاقات کا یقین کرلو، اس نے زمین پھیلا کر بچھا دی ہے اور اس میں پہاڑ اور نہریں پیدا کر دی ہیں اور اس میں ہر قسم کے پھلوں کے جوڑے دوہرے پیدا کر دیئے ہیں وہ رات کو دن سے چھپا دیتا ہے یقیناً غور و فکر کرنے والوں کے لئے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں، اور زمین میں مختلف ٹکڑے ایک دوسرے سے لگتے لگاتے ہیں، اور انگوروں کے باغات ہیں اور کھیت ہیں اور کھجوروں کے درخت ہیں شاخ دار اور بعض ایسے ہیں جو دوشاخے نہیں، سب ایک ہی پانی پلائے جاتے ہیں پھر بھی ہم ایک پر ایک کو پھلوں میں برتری دیتے ہیں اس میں عقلمندوں کے لئے بہت نشانیاں ہیں۔

اور رب العالمین نے فرمایا:

سنریکم ایاتنا فی الأفاق وفی أنفسھم حتی یتبین لھم أنه الحق (حم السجدہ53)

عنقریب ہم تمہیں اپنی نشانیاں آفاق عالم میں بھی دکھائیں گے اور خود ان کی اپنی ذاتوں میں بھی یہاں تک کہ ان پر کھل جائے کہ حق یہی ہے۔

نبی کریمؐ کی تعلیمات میں میڈیکل سائنس دیکھئے :

عن أبی ھریرۃ أن رسول اللہ ﷺ قال اذا وقع الذباب فی اناء أحدکم فلیغمسه کله ثم لیطرحه فان فی أحد جناحیه شفاء وفی الاخر داء (بخاری ج1 ص860)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو چاہیے کے کہ اس کو پوری طرح سے ڈبا دے پھر اس کو اٹھا کر پھینک دے کیونکہ ان کے دو پروں میں سے ایک میں بیماری ہوتی ہے اور دوسرے میں شفاء۔

جدید تحقیق سے معلوم ہوا کہ مکھی کے ایک پر میں خطرناک قسم کے جراثیم مطعومات و مشروبات میں گھل مل کر انسانی اعضاء کے اندر سرایت کر جاتے ہیں اور انسان اس طرح بیمار ہو جاتا ہے لیکن مکھی کے دوسرے پر میں جس کو وہ اوپر رکھتی ہے اور مطعومات میں ڈالتی نہیں ہے ایسے جراثیم کش جرثومے ہوتے ہیں جو انتہائی مفید ہوتے ہیں اور ان کے دوسرے پر میں جراثیم کے لئے سم قاتل ہیں۔ اگر ان مفید جراثیم کو مکھی کے پر سے حاصل کر لیا جائے، تو بہترین قسم کی انٹی بائیوٹک (جراثیم کش) دوا تیار کی جاسکتی ہے اور خطرناک لاعلاج بیماریوں کا علاج ممکن ہوسکتا ہے۔ قربان جایئے ایک امی لقب نبی کی اس طبی تعلیم پر جس نے آج سے تقریباً ڈیڑھ ہزار سال قبل اشارہ کر دیا تھا اور ان کے نفع و نقصان کو اس وقت واضح کیا تھا جب دنیا اس حقیقت سے نا آشنا تھی، آج یہ باور کرایا جاتا ہے کہ سائنس میں مسلمانوں کا کوئی کارنامہ نہیں اور نہ اسلام اس کی تحصیل کا حامی ہے لیکن تحقیقات کی روشنی میں حقیقت اس کے برعکس ہے۔

مامون الرشید کے عہد میں ایک مشہور عالم محمد بن موسیٰ خوارزمی نے مامون کی فرمائش سے علم جبر و مقابلہ پر ایک کتاب لکھی اور ایسے اصول قائم کئے کہ ان اصولوں میں آج تک نہ ترمیم ہوسکی نہ اضافہ ممکن ہوا۔ (تاریخ اسلام، اکبر نجیب آبادی ج2 ص213)

عہد عباسیہ میں دوا خانے کی ایجاد ہوئی اور علم طب میں تشریح الابدان پر بڑی بڑی قیمتی کتابیں تیار ہو کر شائع ہوئیں، علم ہیئت میں بڑی مفید ایجادات ہوئیں، مامون الرشید نے دو مرتبہ ایک درجہ کا فاصلہ سطح زمین پر ناپ کر اس بات کو ثابت کیا کہ زمین کا محیط 24 ہزار میل ہے، رصدگاہیں تعمیر کرائیں، فن تعمیر پر کتابیں لکھوائیں، دوربین اور گھڑی بھی عہد عباسیہ کی ایجاد ہے، ریاضی، کیمیا طبقات الارض، علم حیونات، علم نباتات اور علم منطق وغیرہ علم پر نہ صرف کتابیں تصنیف ہوئیں، بلکہ ان تمام علوم کو مسلمانوں نے ایجاد کیا۔ (تاریخ اسلام، اکبر نجیب آبادی 58990)

اندلس کے مسلمانوں نے قلعہ شکنی کے آلات ایجاد کئے، انہوں نے معدنیات کی تلاش میں بھی کوتاہی نہیں کی، سونا چاندی، لوہا، فولاد، پارہ، کہربا، تانبا، یاقوت اور نیلم وغیرہ کی کانیں دریافت کیں، مسلمانوں نے ایسا عجیب و غریب سیمنٹ ایجا کیا کہ قصر الحمراء جو سلطنت غرناطہ کی نشانی دنیا میں باقی ہے آج تک اپنے مسالہ کی پختگی سے سیاحوں کو حیران کر دیتا ہے۔

خلیفہ حکم ثانی کے عہد حکومت میں صرف قرطبہ کے کتب خانے میں چھ لاکھ کتابیں مختلف علوم و فنون کی موجود تھیں اور ہر کتاب پر خاص خلیفہ کے ہاتھ کا حاشیہ تحریر تھا، ابن رشد جو ارسطو پر بھی فضیلت رکھتا تھا اندلس ہی کا مسلمان تھا مسلمانوں نے علم ہیئت میں وہ ترقی کی اور ایسے رصد خانے قائم کئے کہ تمام یورپ کو انہیں کے نقش قدم پر چلنا پڑا۔ اصطرلاب جو رصد خانوں کی

روح رواں ہے۔اندلس کے مسلمانوں کی ایجاد ہے، طب اور جراحی میں اندلسی مسلمانوں نے ایسی ترقی کی تھی کہ چند روز گذشتہ تک تمام یورپ انہیں کی کتابوں سے فیض اٹھاتا تھا،علم حیونات اور نباتات میں اندلسی مسلمانوں کے کارنامے بیحد عظیم الشان ہیں، سن اور روئی سے کاغذ تیار کرنا اندلسی مسلمانوں کا کارنامہ ہے۔ (تاریخ اسلام، اکبر نجیب آباد، ج3 ص263-264)

قرآن کریم کی آیت:

لاتقربو الزنا انه کان فاحشة وساء سبیلا (بنی اسرائیل32)

زنا کے قریب بھی نہ جانا کیونکہ وہ بڑی بے حیائی اور بہت ہی بری راہ ہے،

دور حاضر کی تحقیق کے مطابق ایسی خباثت ورذالت اور خطرناک بیماری سے بچانے کی طرف یہ آیت اشارہ کررہی ہے جو اپنے باب میں منفرد اور بے مثال ہے اس حکم میں میڈیکل سائنس موجود ہے۔

آج محققین اطباء کا اعتراف ہے کہ فطرت سے بغاوت کر کے جب دنیا نے زنا کاری کا اپنایا اور طوائف پیشہ عورتوں سے جنسی خواہشات کی تکمیل کی تو نتیجے میں ان کو خطرناک ایڈز کی بیماری سے دوچار ہونا پڑا، آج دنیا کراہ رہی ہے اور اس کا کوئی علاج ان کے پاس نہیں ہے، کیونکہ انہوں نے فطرت سے اور قرآن کریم کی اس تعلیم سے بغاوت کی ہے، آج اگر دنیا زنا کاری سے توبہ کرلے تو یقیناً ان کو ایڈز سے نجات مل سکتی ہے۔

مذکورہ بالا سطور میں اسلام کے جن محاسن کو تحریر کیا گیا ہے وہ اسلام کے بحر بیکراں کا صرف ایک قطرہ ہیں ان کے تمام محاسن کو نہ لکھا جاسکتا ہے اور نہ اس کا احاطہ ممکن ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ اسلام کا ہر حکم اچھی خوبیوں کا مخزن ہے، اسلام دین ودنیا کی بھلائیوں اور نعمتوں کو محیط ہے، کتاب وسنت کی عظمتوں اور ان کی خوبیوں کو جنہوں نے سمجھا اور ان کے تقاضوں کو پورا کیا وہ کامیاب ہوئے لیکن دوسری طرف جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ دشمنان اسلام روز اول ہی سے اسلام کو مٹانے کے لئے اپنی ہر ممکن کوششوں کیساتھ منہمک ہیں بایں ہمہ اسلام اپنی پوری عظمتوں اور خوبیوں کیساتھ جگمگا رہا ہے، کیونکہ ان کے محاسن لازول ہیں اور ان کا محافظ خود اللہ تعالیٰ ہے۔

یریدون لیطفؤ ا نوراللہ با فواھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون (الصف8)

دشمنان اسلام چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ سے بجھادیں اور اللہ اپنے نور کو کمال تک پہنچانے والا ہے گو کافر برا مانیں۔

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقه محمد و علی آله وصحبه اجمعین

اصل کرنڈی، لٹھا سفید، رنگدار پختہ کلر، کاٹن سفید ورنگدار پختہ کلر
ہر قسم کی مردانہ ورائٹی کا مرکز
فیصل یعقوب کلاتھ مرچنٹ
041-2633809
0300-9653599
پنجاب بلاک مدینہ بازار P-162 ملی کلاتھ مارکیٹ فیصل آباد